© rasailojaraid.com

وقار الحسن صدیقی (افسر بہ کار خاص) نے اس کتاب پر مُفصّل پیش لفظ لکھ کر کتاب کو مفید تر بنا دیا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں پہلے پہل عربوں کے خصائص، عربوں میں فنِّ کتابت کی ابتداء، عربوں کی طبائع پر اسلام کا اثر، عربی میں ترجموں کی ابتداء، اسلام میں کتب خانوں کی ابتداء، اسلامی سلطنتوں میں کتب خانوں کی کثرت، عام کتب خانوں کی ابتداء اور ہندوستان میں اسلامی کتب خانوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ گویا کتاب کے پہلے حصے میں کتب خانوں کی تاریخ، اُس کے بعد والیانِ ریاست رام پور کے عہد میں کتب خانوں کا دور بہ دور جائزہ لیا گیا ہے۔

کتب خانے کی تاریخ نواب علی محمد خاں (۱۷۰۸ء۔ ۱۷۴۹ء) کے عہد حکومت سے لے کر نواب حامد علی خاں (۱۸۷۵ء۔ ۱۹۳۰ء) کے دورِ حکومت میں ۱۹۰۴ء تک کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔

مؤلّف نے اس تاریخ کے بیان میں اختصار سے کام لیا ہے، چناں چہ ہر عہد کی معلومات اُس دور کی علمی و ادبی تاریخ کا نچوڑ معلوم ہوتی ہیں۔ حافظ احمد علی خاں شوق رام پوری کو یہ کتاب لکھنے کے بعد نظر ثانی کا موقع نہیں ملا جس کی وجہ سے مُتعدّد مواقع پر تشنگی کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن اس کی تلافی ڈاکٹر وقار الحسن نے عمدگی کے ساتھ کی ہے۔ انھوں نے ہر عہد کے بعد اُس سے مُتعلّق اہم حواشی درج کیے ہیں۔ بعد ازاں حواشی کا اشاریہ بھی کتاب کے آخر میں شامل کیا ہے۔ جس سے یہ کتاب خاصی معلوماتی ہو گئی ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں والیانِ رام پور، ان کے عہد میں شائع ہونے والی کتب کی رنگین عکسی تصاویر نے کتاب کے مجموعی تأثر میں اضافہ کیا ہے۔ رام پور رضا لائبریری کے منتظمین کو مبارک باد پیش کی جاتی ہے کہ انھوں نے طالبانِ تحقیق کے لیے ایک عمدہ کتاب شائع کی ہے۔

☆☆☆

مولانا محمدؐ علی اور جنگ آزادی

مُصنّف : ڈاکٹر ظہیر علی صدیقی

سنہ اشاعت : ۱۹۹۸ء

ناشر : رام پور رضا لائبریری، رام پور، بھارت

مُبصّر : سیّد جاوید اقبال

یہ کتاب ہندوستان کی آزادی کی پچاسویں سال گرہ اور "رام پور رضا لائبریری"، کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دو سو سالہ جشن کے موقع پر شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب کی افادیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ اب تک مولانا محمدؐ علی جوہر پر جو بھی تحقیقی کام کیے گئے ہیں صاحبِ تصنیف نے انھیں پیشِ نظر رکھا ہے۔

مولانا محمدؐ علی جوہر کی زندگی، ہماری سیاسی تاریخ کا نہایت زرّیں باب ہے۔ ڈاکٹر ظہیر علی صدّیقی نے جو مولانا کے خانوادے سے ہیں، اس باب کو تحقیق و تنقید کے مراحل سے گزار کر عمدگی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ انھوں نے اس کتاب میں اُنتالیس عنوانات قائم کیے ہیں، جو مولانا کی سیاسی، ادبی اور صحافتی زندگی کے پس منظر اور پیش منظر کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر ظہیر علی صدّیقی نے اس کتاب میں مولانا کی اور ان سے مُتعلّق نادر و نایاب تصاویر، ان کی اُردو، انگریزی تحریروں کے عکس، کئی اہم مکتوبات کے علاوہ روزانہ "ہمدرد" اخبار کے سر ورق سے متعلق کئی عکس شامل کیے ہیں جو کتاب کے مجموعی تأثر میں اضافہ کرتے ہیں۔

یہ کتاب مولانا محمد علی جوہر کے مذہبی، سیاسی نظریات، ان کی علم دوستی، جنگِ آزادی میں ان کے کردار اور ہندوؤں کے متعلّق مولانا کے رویّوں کا پتا دیتی ہے۔

اس کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ مولانا کی صحافتی زندگی، شاعرانہ فکر اور مفکّرانہ خیالات کے پس منظر کو مستند حوالوں کے ساتھ اجاگر کیا گیا ہے۔

البتہ یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ صدّیقی صاحب کی تحقیق میں صحافتی انداز سے معلومات پیش کرنے کا رجحان ملتا ہے۔ مولانا کی شخصیت، ان کے مزاج، کردار، ہندوستانی صحافت اور سیاست پر ان کے اثرات سے مُتعلّق کوئی تجزیہ یا سیر حاصل بحث نہیں ہے۔ اس ایک آنچ کی کسر کے باوجود یہ ایک کام یاب کوشش ہے۔ جس کی وجہ سے برِّصغیر کے تمام حلقوں میں تحسین کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

© rasailojaraid.com